© rasailojaraid.com

مقالات

محمد اسلم صدیق

روزے کے تربیتی پہلو اور بعض طبی مسائل

مسلمانو! آج ایک عظیم اور بابرکت مہینہ تم پر سایہ فگن ہے یعنی رمضان کا مہینہ، دن کو روزہ داری اور رات کو عبادت گزاری کا مہینہ، تلاوتِ قرآن سے دلوں کو منور کرنے کا مہینہ، دلوں کی تشنگی کو تلاوتِ قرآن سے سیراب کرنے کا مہینہ، دلوں کی بنجر زمین کو تلاوتِ قرآن سے شگفتہ وشاداب کرنے کا مہینہ۔ دلوں پر گناہوں کی جمی ہوئی سیاہی کو دھو کہ دینے کا مہینہ، گناہوں کی بخشش اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ، صدقات وخیرات سے روح وقلب پر چھائی خشک سالی کو دور کرنے کا مہینہ۔

یہی ہے وہ مہینہ جس میں جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ یہی مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جاتا ہے، سالوں کی پھیلی ہوئی بدیوں کو شکست دی جاتی ہے۔ یہی مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہیں، درجات بلند کردیئے جاتے ہیں اور گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ یہی وہ عہدِ مقدس ہے جس میں اللہ کی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے اور خدا کے بندوں کو طرح طرح کے عطیات سے نوازا جاتا ہے، یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا رکن ٹھہرایا، جس کے روزے پیغمبر نے خود رکھے اور لوگوں کو رکھنے کا حکم دیا اور بتایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور احتسابِ نفس کے ساتھ رکھے، خدا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردے گا۔

اسی مہینے میں وہ مقدس رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ بڑا بدبخت ہے وہ شخص جو اس کی بے پایاں سعادتوں سے محروم رہا۔ اے لوگو! اخلاص کے ساتھ صیام وقیام کے اہتمام میں اپنی جان کو کھپا دو۔ یہی وقت ہے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا۔ اللہ کے حضور تمام برائیوں سے سچی توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ بھلائی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے خیر خواہی اور تعاون کرو۔ امر بالمعروف کی نصیحت اور نہی عن المنکر کی تلقین کرو۔ اسی میں کامیابی کا راز اور اجرِ عظیم کا وعدہ ہے۔

روزہ میں بے شمار فوائد اور عظیم حکمتیں پنہاں ہیں۔ روزہ ہی ہے جو نفس کو غلاظتوں، اخلاقِ رذیلہ اور کبر وبخل ایسے اوصافِ ذمیمہ سے پاک کرتا ہے، پھر روزہ ہی وہ عمل ہے، جس سے انسان کے اندر صبر، بردباری، جود وسخا اور نفس کو مغلوب کرنے کی قوت جیسی صفاتِ حمیدہ پیدا ہوتی ہیں۔

روزے کے تربیتی پہلو

(۱) روزہ سے عبادت میں انہماک اور بندگی کو صرف اللہ کے لئے خالص کردینے کا عقیدہ پیدا ہوتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، کیونکہ روز اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اور اخلاص اللہ کی قربت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس عمل اور مشقت کا کوئی فائدہ نہیں جو عمل اخلاص سے خالی ہو کیونکہ اللہ اپنے ساتھ کسی غیر کی شرکت کو پسند نہیں کرتا۔ اور صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لئے کیا گیا ہو۔

(۲) روزہ نفس کے تقاضوں اور جسم کے ناجائز میلانات کا مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے اور روزہ ہی سے انسان میں قوتِ ارادی پیدا ہوتی ہے۔ جب روزہ دار دن کے وقت اپنے آپ کو حلال چیزوں سے بھی روکتا ہے تو اس سے اس کے اندر یہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ باقی اوقات میں اپنے آپ کو حرام چیزوں سے بھی روکے۔

(۳) روزہ انسان کو صبر اور ضبط نفس کا عادی بناتا ہے جس سے اس کے اندر یہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقصد کے راستے میں درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔

(۴) روزہ پورا مہینہ انسان کے تمام اعضا کی تربیت اور اس کے دل کا بائی پاس کر کے تمام اعضا اور دل کو گناہوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔

(۵) روزہ انسان کی تربیت اس طرز پر کرتا ہے کہ ہر انسان اپنے اختیار سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو مقتدرِ اعلیٰ ہستی کے سپرد کر دے اور اپنی پوری زندگی قانونِ الٰہی کے تابع کر دے۔

روزہ پورا مہینہ تمام بدن کی تربیت کرتا ہے اور نفس کو دنیاوی آلائشوں سے آزاد کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان معمولات کا عادی ہو جاتا ہے۔ روزہ صرف پیٹ اور شرمگاہ کی شہوت کو کنٹرول کرنے کا نام نہیں، بلکہ حقیقت میں روزہ یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کے انگ انگ کو ان تمام چیزوں سے روک دے جن کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ یہ کیا ہوا کہ جسم کا پیٹ تو بھوکا رہے، لیکن دل کے شکم اور باقی اعضا کو گناہ کی کثافتوں سے آسودہ اور سیر ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ شرمگاہ کے ساتھ ساتھ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کو بھی گناہوں سے آلودہ ہونے سے بچانا ضروری ہے۔

(۵) روزہ جاہلوں کے ساتھ بردباری کا درس ہے۔ روزہ دار سے جب کوئی جھگڑتا ہے، گالی دیتا ہے یا اسے جوش دلاتا ہے تو وہ غصے کو پی جاتا، بردباری کا مظاہرہ کرتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ بھائی میرا روزہ ہے، لہٰذا میں تجھ سے الجھنے کا روادار نہیں ہو سکتا ہے۔

روزہ، روزے دار کے دل میں محتاج اور تنگ دست کے لئے شفقت اور رحم دلی کے جذبات پالتا ہے، جب وہ بھوک کی تلخی کو محسوس کرتا ہے تو اس کے اندر تنگ دستوں کے لئے رحم کا جذبہ انگڑائیاں لیتا ہے اور وہ فوراً ان کے لئے دست تعاون دراز کر دیتا ہے، پھر زکوٰۃ فطر جو اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد پر لازم، نے اس پہلو کو اور زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ یہ تربیتِ افراد کا ایک اہم پہلو ہے جیسے مسلمانوں کے درمیان عام کرنا اشد ضروری ہے، اس سے مودّت ومحبت اور اُخوت کا تعلق مضبوط بنیادوں پر استوار ہوگا۔

روزہ، روزہ دار کو بتاتا ہے کہ خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے سے کون سی چیز مؤمن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لئے اللہ کی توفیق اور مدد سے باعثِ فرحت وسرور ہوتی ہے۔ مؤمن خود بخود اس فرحت اور سکون کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں یوں خبر دی ہے:

للصائم فرحتان إذا أفطر فرح بفطره وإذا لقی ربه فرح بصومه (مسلم)

''روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک اس وقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور ایک اس وقت جب وہ اپنے ربّ سے ملاقی ہوگا تو روزہ کی وجہ سے فرحت وانبساط محسوس کرے گا۔''

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (یونس:۵۸)

''اے پیغمبرؐ! کہہ دیجئے کہ لوگوں کو بس اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہوجانا چاہئے، وہ اس (دنیا) سے بدرجہا بہتر ہے جس کو یہ جمع کررہے ہیں۔''

اس میں ان بے شمار گمراہ کن تصورات اور غلط نظریات کی تصحیح کردی گئی ہے جو دنیوی سازوسامان میسر آنے پرخوش ہوتے ہیں اور اس کے چھن جانے پر غمگین ہوجاتے ہیں۔

(۸) روزہ، روزہ دار کے دل میں اجتماعیت کے تصور کو مستحکم کرتا ہے، کیونکہ چہار سو عالم میں بسنے والے مسلمان ایک ہی مہینہ میں روزہ رکھتے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ خیر روزہ کے سبب سے ہے۔

ماہِ رمضان نسل ورنگ کے اختلاف کے باوجود پورے عالم میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو اس عبادت میں شریک کرلیتا ہے جس سے مسلمانوں کے اندر وحدتِ ملت کا شعور مزید مستحکم ہوجاتا ہے اور وحدۃ المسلمین کے شعور کا پروان چڑھنا تربیتِ معاشرہ کا انتہائی اہم پہلو ہے۔ جس سے مسلمانوں کے درمیان انفرادی اور اجتماعی سطح پر تعلقات اور روابط مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتے ہیں۔

روزہ اور امراضِ جلد

ماہر امراض جلد ڈاکٹر محمد الظواہری کہتے ہیں:

''ماہِ رمضان کی سخاوت جلدی امراض کو بھی شامل ہے، کیونکہ بعض جلدی بیماریاں روزہ کی وجہ سے ٹھیک ہورہی ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غذا اور انسان کو جلدی بیماریاں کے لاحق ہونے کے درمیان ایک مضبوط تعلق ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک مدت تک کھانے اور پینے سے رک جانے کی وجہ سے جسم میں پانی اور خون کی مقدار کم پڑ جاتی ہے جس سے جلد بھی متاثر ہوتی ہے اور اس میں بھی خون اور پانی کی مقدار قدرے کم ہوجاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امراضِ معدہ کے خلاف جلد کی قوتِ مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ اور امراضِ معدہ کے علاج کے سلسلے میں جلد کی قوتِ مدافعت ہی دراصل وہ بنیادی فیکٹر ہے جس پر یہ اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ اب مریض جلد صحت یابی سے ہمکنار ہوجائے گا۔''

روزہ سے متعلق بعض طبی مسائل

(۱) دانت اکھڑ جانے یا داڑھ نکلوانے کی وجہ سے جاری ہونے والا خون، اسی طرح نکسیر سے روزہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاسد نہیں ہوتا، بشرطیکہ روزہ دار خون کو نگلنے سے ممکن حد تک احتراز کرے کیونکہ یہ غیر اختیاری فعل ہے۔ اور روزہ دار کے ارادہ کے بغیر روزہ نہیں ٹوٹے گا، نہ ہی اس سے روزہ کی قضا لازم آئے گی۔

(۲) انجکشن (ٹیکہ) جو غذائیت کا کام دے اور کھانے پینے سے کفایت کر جائے مثلاً گلوکوز وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ دراصل کھانے پینے کے قائم مقام ہے اور اس کا مقصد معدہ میں غذا پہنچانا ہے۔ البتہ اگر انجکشن غذائیت کے کام نہ آئے مثلاً کلوروفارم وغیرہ یا نشہ آور ٹیکہ وغیرہ تو ایسے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) آنکھ، کان، جلد، دُبر وغیرہ غذا پہنچانے کا راستہ نہیں ہیں، لہٰذا کان یا آنکھ میں دوائی کے قطرے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو۔

(۴) روزہ کی حالت میں گردوں کی واشنگ کروانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اس حالت میں خون کے ساتھ غذائی اور دوسرا مواد بھی شامل ہو جاتا ہے۔

(۵) خون کا عطیہ دینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ سینگی لگوانے کی طرح ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ ٹیسٹ کے لئے تھوڑا سا خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۶) جب حمل ساقط ہو جائے اور اس سے خون نکل آئے تو دیکھا جائے گا کہ اگر تو وہ جنین جو ساقط ہوا ہے، خون کے لوتھڑے یا بوٹی کی شکل میں تھا جس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ انسانی تخلیق کا آغاز ہو چکا تھا تو یہ خون نفاس کا خون نہیں ہوتا لہٰذا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

لیکن اگر ساقط جنین کی حالت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی تخلیق کی ابتدا ہو چکی تھی تو یہ خون نفاس ہوگا لہٰذا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس حالت میں عورت کے لئے روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(۷) حاملہ عورت اگر طاقت ور ہے اور روزہ رکھنا اس کیلئے باعثِ مشقت اور ضعف نہیں تو اسے روزہ رکھنا چاہئے۔ لیکن اگر وہ کمزور ہے اور روزہ کی مشقت برداشت نہیں کر سکتی تو روزہ چھوڑ سکتی ہے۔

مریض اور بوڑھے کی روزہ کی قضا

اگر کوئی قابل اعتماد، ایمان دار اور اپنے فن میں ماہر مسلمان ڈاکٹر یہ رپورٹ دے کہ اس مریض کے شفایابی کی امید نہیں اور یہ مستقبل میں یہ مریض (یا بوڑھا) ہرگز روزہ رکھنے کے قابل نہیں ہو سکے گا تو اس کو چاہئے کہ ہر روزہ کے بدلے کسی مسکین کو روزہ افطار کروائے۔ لیکن اگر ڈاکٹر رپورٹ دے کہ مریض کی صحت یابی کی اُمید ہے اور یہ آئندہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے گا۔ ایسا مریض جب شفایاب ہو جائے تو اس پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہوگی۔

جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ (طبیعت کی خرابی کی وجہ سے) خود بخود قے آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ جب قے بے قابو ہو جائے تو روزہ دار کو چاہئے کہ اسے نکلنے کے لئے چھوڑ دے۔ اس کا روزہ اس وقت درست ہوتا ہے جب تک قے خود بخود نکلتی رہے اور اس میں اس کا اپنا عمل دخل نہ ہو۔ (کتاب مسائل من الصیام از محمد بن صالح العثیمینؒ) ☆☆

© rasailojaraid.com